بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

خطبہ نمبر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش، ۱۸ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنیوالے کو شیطان بنا دیتا ہے

تکبّر ایسی بلا ہے جو انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ ذرا سی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں

"تکبّر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دُور نہ ہو قبول حق و فیضان الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا کیونکہ یہ تکبّر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبّر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک صاف نہ کریگا اسوقت تک وہ اللہ جلّ شانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ معرفتِ الٰہی جو جذباتِ نفسانی کے مواد ردّیہ کو جلا دیتی ہے۔ اس کو عطا نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصّہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السّلام سے بڑا سمجھا۔ اور کہہ دیا اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۲۳/۱۴۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہو گیا۔"

(تقریرین ص ۱۹)

چنیوٹ کے قریب ہونیوالے حادثہ کا خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق نہیں ہے

حادثہ کے متعلق ایک اخبار میں شائع ہونے والی غلط خبر کی تردید

روزنامہ "ندائے ملّت" لاہور بابت ۱۷ فروری ۱۹۷۱ء کے صفحہ اول پر چنیوٹ کے قریب موٹر کار کے ایک حادثہ کی خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں ڈاکٹر منور احمد صاحب آف ریاض سعودی عرب اور ان کے بعض عزیزوں کی افسوسناک وفات کا ذکر ہے۔ خبر میں غلطی سے ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ اس حادثہ میں شہید ہونے والے افراد کا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق نہیں ہے۔ خاندان کے افراد بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

البتہ حادثہ میں شہید ہونے والے افراد احمدی تھے۔ ان کی افسوسناک وفات کے متعلق تفصیلی خبر کل کے پرچہ میں شائع ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"ضعف کی شکایت ہے اور چکروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی چکروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح اور گریہ و زاری سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور چوٹ کے بعد کے ہر قسم کے بُرے اثرات کو اپنے فضل سے دُور فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ نے میری بیوی پر فضل کیا۔ پتّہ کے آپریشن کے بعد وہ روبصحت ہیں اور خیریت سے لاہور سے ربوہ آگئی ہیں۔ البتہ Anaesthesia کی وجہ سے ٹانگ میں جو تکلیف پیدا ہو گئی تھی وہ ابھی باقی ہے گو پہلے سے کم ہے۔ میں احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

عبدالمالک خان
نائب ناظر اصلاح و ارشاد

مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ دیر سے بیمار ہیں سخت کمزور ہو چکے ہیں انکی صحت و سلامتی کیلئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر رحمت اللہ قلعہ صوبا سنگھ)

ولادت

مورخہ ۸ فروری کو اللہ تعالیٰ نے ملک مسعود احمد صاحب آف شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود ملک نواب خان صاحب کا پوتا اور محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو خادمِ دین بنائے۔ لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت اور اس کی پیدائش کی میعاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح کو واپس منگوایا جاوے ... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے مردوں کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اسجگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ)

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد حضور علیہ السلام نے اللہ کی طرف سے اطلاع پا کر نو برس مقرر فرمائی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء ... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے۔ جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصے کے اندر پیدا ہو جائے گا" (اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول ص ۷۶)

"وہ ... خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں" (سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۶ء ص ۷ حاشیہ)

"میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزّوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے"۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۶ء)

"بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا"۔

(اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء
تبلیغ رسالت جلد اول ص ۷۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا رؤیا

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۴۴ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے اپنی وُہ رؤیا بیان فرمائی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ حضور پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ حضور کا یہ رؤیا حضور کے مبارک الفاظ میں ہی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"میں نے دیکھا میں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے وہاں کچھ عمارتیں ہیں نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنچز ہیں۔ بہرحال جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کچھ عمارتیں ہیں وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یونہی مجھے ان سے تعلق ہے میں ان کے پاس ہوں۔ اتنے میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں برسرپیکار ہے یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وہاں ہوں اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے اور وہ اتنا شدید ہے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی۔ اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہرحال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہو گئے جس میں میں تھا۔ جب میں خواب میں کہتا ہوں دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے۔ یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیئے۔ اس وقت میں رؤیا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا تو رؤیا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں

انسانی مقدرت سے زیادہ

تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے کہ میلوں میل ایک آن میں طے کرتا جا رہا ہوں اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور میرے پیچھے ہی

جرمن فوج کے سپاہی

میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آ رہے ہیں مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گذرا ہوگا کہ مجھے رؤیا میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں چلتا چلا جاتا ہوں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹی چلی جا رہی ہے یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو

دامن کوہ

کہلانے کا مستحق ہے۔ ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے رؤیا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا کہ جب ....
... موعود اس مقام سے دوڑے گا تو اس اس طرح دوڑے گا اور پھر فلاں جگہ جائے گا چنانچہ رؤیا میں جہاں میں پہنچا ہوں وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ ایک خاص راستہ ہے جسے میں اختیار کروں گا اور اس راستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے

دنیا میں بہت اہم تغیرات

ہوں گے اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگ ڈنڈیاں نظر آتی ہیں جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ میں ان پگ ڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستہ پر جانا چاہیئے اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ میں نے کسی راستہ سے جانا ہے اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں اس وقت اس سڑک کی طرف جا رہا ہوں جو سب سے آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے اور مجھے آواز دے کر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں دوسری سڑک پر جائیں اور میں اس کے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے انتہائی دائیں طرف ہے اور جس سڑک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بلا رہا تھا وہ انتہائی دائیں طرف تھی۔ اس لئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف واپس ہٹا ایسا معلوم ہوا کہ میں

زبردست طاقت کے قبضہ میں

ہوں اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گذرنے والی ایک پگ ڈنڈی پر چلا دیا میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اس طرف نہیں اس طرف۔ اس طرف نہیں اس طرف۔ مگر میں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں۔ اور درمیانی پگ ڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ جب تھوڑی دور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے اور میں کہتا ہوں میں اسی راستہ پر آ گیا ہوں جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت رؤیا میں میں اس کی کچھ توجیہہ بھی بیان کرتا ہوں کہ میں درمیانی پگ ڈنڈی پر جو چلا ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بایاں راستہ جو رؤیا میں دکھایا گیا ہے اس میں

بائیں راستہ سے مراد

خالص دنیوی کوشش اور تدبیریں ہیں اور

دائیں راستہ سے مراد

خالص دینی طریق دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ

ہماری جماعت کی ترقی

درمیانی راستے پر چلنے سے ہو گی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہوں گی اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہوں گی اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآن شریف نے امت محمدیہ کو اُمّۃً وّسطاً قرار دیا ہے۔ اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ امت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی اور چھوٹی پگ ڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ گو درست راستہ ہے مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہوا اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے اتنی دور کہ نہ اسکے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور نہ اس کے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس راستہ کے بعد پانی آئیگا اور اس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا اس وقت میں راستہ پر چلتا تو چلا جاتا ہوں مگر ساتھ ہی کہتا ہوں

وہ پانی کہاں ہے؟

جب میں نے یہ کہا وہ پانی کہاں ہے تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے میں نے اس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں۔ جیسے بئے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اوپر سے گول ہیں جیسے اژدہا کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اور رنگ ایسا ہے جیسے بئے کے گھونسلے سے سفیدی زردی اور خاکی رنگ ملا ہوا ہو وہ پانی پر تیر رہی ہیں اور ان کے اُوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو ان کو چلا رہے ہیں خواب میں میں سمجھتا ہوں

بُت پرست قوم

ہے۔اور وہ چیزیں جن پر لوگ سوار ہیں ان کے بُت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہلاتے ہیں اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لے جا رہے ہیں جب مجھے اور کوئی چیز پار لے جانے کے لئے نظر نہ آئی تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بُت پر سوار ہو گیا۔تب میں نے سنا کہ بتوں کے پجاری زور زور سے

مشرکانہ عقائد کا اظہار

منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔اس پر میں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے۔اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی اور شرک کی برائیاں بیان کرنے لگا۔تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میری زبان

اُردو نہیں بلکہ عربی ہے

چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔رؤیا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں۔یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گو ان کی زبان کوئی اور ہے۔مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے

عربی میں تقریر

کر رہا ہوں اور تقریر کرتے ہوئے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بت اس پانی میں غرق کئے جائیں گے اور خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کشتی نما بُت والا جس پر میں سوار ہوں یا اس کے ساتھ کے بت والا بُت پرستی کو چھوڑ کر

میری باتوں پر ایمان

لے آیا ہے اور موحّد ہو گیا ہے۔اس کے بعد اثر بڑھنا شروع ہوا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر یقین لاتا مشرکانہ عقائد کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔اتنے میں ہم جھیل کے دوسری طرف پہنچ گئے تو میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا پانی میں غرق کر دیا جائے۔اس پر جو لوگ موحّد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحّد نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے

بتوں کو جھیل میں غرق

کر دیتے ہیں اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بنے ہوئے تھے۔یہ آسانی سے جھیل کی تہہ میں کس طرح چلے گئے۔صرف پجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔اس کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔اس لئے میں نے ان کو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔یہ تبلیغ میں ان کو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یکدم میری حالت میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب میں نہیں بول رہا بلکہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر

باتیں میری زبان پر جاری کی جاری ہیں جیسے خطبہ الہامیہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے اور بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔غالباً کا لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا۔ہاں غالب گمان یہی ہے کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا ایمان لانے والوں میں سے باثر اور مفید وجود تھا۔بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانیوالوں میں سے ہے اور میں نے اس کا اسلامی نام

عبدالشکور

رکھا ہے میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے میں اب آگے جاؤں گا۔اس لئے اے عبدالشکور تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔تیرا فرض ہو گا کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے اور شرک کو مٹا دے اور تیرا فرض ہو گا کہ اپنی قوم کو

اسلام کی تعلیم

پر عامل بنائے۔میں واپس آ کر تجھ سے حساب لوں گا اور دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سر انجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے ان کو تُو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے۔اور میں اسلام کی تعلیم کے اہم امور کی طرف سے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہو گا کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں اور کلمہ پڑھتا ہوں اور اس کے سکھانے کا اسے حکم دیتا ہوں۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں۔جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالےٰ نے خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپ فرماتے ہیں انا محمد عبدہ ورسولہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔اور آپ فرماتے ہیں انا المسیح الموعود اس کے بعد میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔چنانچہ اس وقت جو فقرہ میری زبان پر جاری ہوا وہ یہ ہے

وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ

اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔تب خواب ہی میں مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے؟

میں مسیح موعود ہوں

اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مثیلہ میں اسکا نظیر ہوں وخلیفتہ اور اس کا خلیفہ ہوں۔یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کہ وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہو گا۔اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود ہی ہوں۔کیونکہ جو کسی کا نظیر ہو گا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لیگا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہو گا پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

میں وہ ہوں

جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں اور جب میں کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جس کیلئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے انتظار کر رہی تھیں۔تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں جو ۷ یا ۸ ہیں جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں مجھے السلام علیکم کہتی ہیں۔اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کیلئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں اور کہتی ہیں ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔رؤیا میں جو

ایک سابق پیشگوئی

کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی اس میں یہ بھی خبر تھی کہ جب وہ موعود بھاگے گا تو ایک ایسے علاقے میں پہنچے گا جہاں ایک جھیل ہو گی اور جب وہ اس جھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائیگا۔تو وہاں ایک قوم ہو گی جس کو وہ تبلیغ کرے گا اور وہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائیگی۔تب وہ دشمن جس سے موعود بھاگے گا اس قوم سے مطالبہ کرے گا کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے مگر وہ قوم انکار کر دیگی اور کہے گی کہ ہم لڑ کر مر جائیں گے مگر اسے کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم ان کو ہمارے حوالے کر دو اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں۔یہ تو بہت تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے مگر وہ قوم باوجود اسکے کہ ابھی ایک حصہ اسکا ایمان نہیں لایا بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز ان کو تمہارے حوالے کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ہم لڑ کر فنا ہو جائیں گے مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔تب میں کہتا ہوں کہ وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔اس کے بعد میں پھر انکو ہدایتیں دیکر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دیکر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے

کسی اور مقام کی طرف

روانہ ہو گیا ہوں اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں چنانچہ اسی لئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں کہ جب وہ واپس آؤں گا تو اے عبدالشکور میں دیکھوں گا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو چکی ہے۔یہ وہ رؤیا ہے جو میں نے جنوری ۱۹۴۴ء مطابق صلح ۱۳۲۳ ہش دیکھی اور جو غالباً ۵ اور ۶ کی درمیانی شب بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات ظاہر کی گئی"

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

دیکھ کر بے چارگی و ضعفِ دینِ مصطفیٰ
کی مسیحِ پاک نے بیتاب ہو کر التجا

اے خدائے ذو المنن اے خالقِ ارض و سما
کر کوئی ساماں جہاں میں شوکتِ اسلام کا

دینِ احمد گھر گیا ہے نرغۂ اغیار میں
ملّتِ احمد پڑی ہے بے بسی کے غار میں

کفر افواجِ یزیدی کی طرح ہے جوش زن
اور دیں مانندِ زین العابدیں ہے بے وطن

اے خدائے لم یزل اے صاحبِ حسن و جمال
چشمِ انساں کو دکھا کوئی نشان بے مثال

یہ دعائے خاص سن کر مہدیٔ معہود کی
پیشگوئی کی خدا نے مصلحِ موعود کی

اور بتلائے مسیحائے زماں کو وہ نشاں
جو کہ اس کی ذات میں تھے روزِ اوّل سے نہاں

ان نشانوں میں نشاں اک یہ بھی بتلایا گیا
چار کرنے والا ہوگا تین کو بیٹا ترا

جب ہوئے فضلِ عمر پیدا بحکمِ کردگار
کر دیا پورا انہوں نے اس نشاں کو چار بار

اور یہ جس رنگ میں پورا ہوا ہے چار بار
ذیل میں اس کو نظم کرتا ہوں بتفصیل وار

(۱)

تین تھے موعود بیٹے جو بشارت سے ہوئے
ایک اسمٰعیل جو فرزندِ ابراہیم تھے

دوسرا موعود یحییٰ ذکریا کا تھا پسر
تیسرا موعود جو مریم کا تھا لختِ جگر

مصلحِ موعود جب آئے بفضلِ کردگار
ہو گئے موعود بیٹے آپ کے آنے سے چار

(۲)

چار فرزندِ گرامی تھے مسیحِ پاک کے
زندگی میں جو مسیحِ پاک کی موجود تھے

پر جو تھے سلطان احمد آپ کے بیٹے بڑے
شومیٔ قسمت کہ وہ والد سے کچھ غافل رہے

تا حیاتِ مہدیٔ دوراں نہ آئے وہ قریب
برکتِ نورِ نبوت سے رہے وہ بے نصیب

جب ہوئی قائم خلافت مصلحِ موعود کی
میرزا سلطان احمد پر حقیقت کھل گئی

چھوڑ کر بیگانگی و بے رخی مردانہ وار
ہو گئے شمعِ خلافت پر فدا پروانہ وار

با محبت لے کے آغوشِ اخوت میں اسے
تین سے فضلِ عمر نے چار بھائی کر دیئے

(۳)

چار حرمِ محترم تھیں مصلحِ موعود کی
ایک تقدیرِ خداوندی سے رحلت پا گئی

خانہ آباد میں تھیں تین باقی محسنات
ایک شادی اور کر کے چار کر دیں بیگمات

(۴)

تین تھے مرکز کہ جو اسلام کے تھے پاسباں
مکہ و یثرب تھے دو اور تیسرا تھا قادیاں

وادیٔ ربوہ میں کر کے اور مرکز استوار
کر دیئے فضلِ عمر نے مرکزِ اسلام چار

پیشگوئی میں جو ہیں موعود کے باون نشاں
اک نشاں ان سے کیا ہے مختصر میں نے بیاں

(حکیم محمد صدیق مہتمم دواخانہ طب جدید ربوہ)

حضرت مصلح موعودؓ کے مزار مبارک پر

طاقت کہاں سے لاؤں میں یہ مزار دیکھوں
وہ چاند چودھویں کا زیرِ غبار دیکھوں

قدوسیوں کے ہمراہ وہ زیبِ انجمن تھے
اب بھی وہ آئیں شاید اب پھر پکار دیکھوں

دل میں تمہاری یادیں رہ رہ کے آ رہی ہیں
دیکھوں وہ نوری چہرہ تیرا وہ پیار دیکھوں

عرفان کی وہ باتیں اب خواب ہو گئی ہیں
اے کاش لوٹ آئے وہ پھر بہار دیکھوں

تابندہ وہ نگاہیں آنکھوں میں بس گئی ہیں
کیفِ جمال دیکھوں رنگِ خمار دیکھوں

آنکھوں کے یہ کٹورے اشکوں سے بھر گئے ہیں
دل کچھ سکون پائے میں یہ مزار دیکھوں

محمود کا ہے پرتو ناصر کی خوش جمالی
میں بھی نعیم جاؤں کو وقار دیکھوں

(فضل الرحمٰن نعیم)

خدا تعالیٰ کے بندے

خدا کے بندے خدا کے حبیب ہوتے ہیں
خدا سے اُن کے تعلق عجیب ہوتے ہیں

نفس نفس میں خدا کی صفات کے مظہر
قدم قدم پہ وہ اس کے نقیب ہوتے ہیں

سکون پاتے ہیں اُن سے مریضِ روحانی
وہ ایسے دردوں دکھوں کے طبیب ہوتے ہیں

جہاں میں رہتے ہیں بیگانۂ جہاں بنکر
وہ محوِ حضرتِ ربِّ مجیب ہوتے ہیں

ملے ہے غیب سے اُن کو متاعِ روحانی
نگاہِ خلق میں گو وہ غریب ہوتے ہیں

حریمِ قدس میں اُونچا مقام رکھتے ہیں
خدا کی گود میں وہ خوش نصیب ہوتے ہیں

خدا ہی غیب سے دیتا ہے شاد انہیں سب کچھ
کہ اس کی دین کے رستے عجیب ہوتے ہیں

محمد رب جسٹس شاد

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان بتا رہے ہیں

کہ

پیشگوئی مصلح موعود پوری ہوگئی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اہم تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۲ مارچ ۴۴ء کو لاہور میں منعقدہ عظیم الشان جلسہ زیر جوبلیت فرمودہ تقریر فرمائی اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ عظیم الشان پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں فرمائی تھی۔ پوری ہوگئی۔ اس پیشگوئی کی صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعہ اسلام پر قائم ہوئے جو میرے ذریعہ توحید پر قائم ہوئے جو میرے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کے والہ و شیدا ہیں۔ عیسائی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ آریہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ مسلمان یہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

آج سے انسٹھ (۶۹) سال پہلے

خدائے علیم و خبیر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی تھی کہ میرا ایک بیٹا ہوگا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ انگلستان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ سپین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اٹلی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ برلن اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ہنگری اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ البانیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ پولینڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ زیکوسلوییکیا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی شمالی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جنوبی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ سیرالیون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ گولڈ کوسٹ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ نائیجیریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری گئی۔ مصر اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کینیا کالونی اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یوگنڈا اس بات کا گواہ ہے کہ پیشگوئی پوری ہوگئی زنجبار اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ٹانگانیکا اسبات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ سیلون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ماریشس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ فلسطین اسبات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ شام اسبات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ روس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ چین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جاپان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ سماٹرا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جاوا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ملایا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ بورنیو اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ایران اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کابل اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ایران اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ہندوستان کا گوشہ گوشہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

دنیا میں کون ایسا انسان ہے

جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ دلوں کو فتح کر سکے دنیا میں کون ایسا انسان ہے جو لوگوں کو اس عظیم الشان قربانی پر آمادہ کر سکے یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے دنیا میں اس قدر تغیرات پیدا کئے۔ یہ خدا کا ہی ہاتھ تھا جس نے لوگوں کے دلوں کو کھینچا اور انہیں اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے آمادہ کر دیا۔ چنانچہ ایک طرف اگر خدا نے یہ خبر دی کہ وہ میرے ذریعہ دنیا میں اسلام کا نام روشن کرے گا تو دوسری طرف اس نے ایک غریب جماعت میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے وہ ایمان پیدا کر دیا۔ جس کی مثال آج روئے زمین پر اور کوئی جماعت پیش نہیں کر سکتی۔ ایک خطبہ جمعہ میں میں نے جماعت کے سامنے اعلان کیا کہ اسلام اس وقت تم سے

خاص قربانی کا مطالبہ

کر رہا ہے تم اگر خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی تمام جائدادیں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دو تا کہ جب بھی اسلام پر کفر کا حملہ ہو ہمیں اس کے مقابلہ کے لئے یہ پریشانی نہ ہو کہ ہم روپیہ کہاں سے لائیں بلکہ ہر وقت ہمارے پاس جائدادیں موجود ہوں جن کو فروخت کر کے یا گروی رکھ کر ہم اسلام کی تبلیغ آسانی سے کر سکیں۔

ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے

ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ مگر جمعہ کے دن دو بجے میں نے یہ اعلان کیا اور ابھی رات کے دس نہیں بجے تھے کہ چالیس لاکھ روپیہ سے زیادہ کی جائدادیں انہوں نے میری آواز پر خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ جن میں پانچ سو سے زیادہ مربع زمین ہے اور ایک سو سے زیادہ مکان ہیں اور لاکھوں روپیہ کے وعدے ہیں۔

یہ وہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کے نشانات ہیں جو ہم اپنی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔ خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ دنیا مایوس ہو چکی تھی اسلام کی ترقی سے دنیا کہہ رہی تھی کہ اسلام اب دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔ تب خدا نے میرے ہاتھ سے ان ہزاروں لوگوں کو دنیا میں بھجوایا اور انہوں نے

ہزاروں افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا

جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا وہاں تھوڑے دنوں تک ہی تم دیکھو گے ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی کہ اشھد

ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد

ان محمدًا عبدہ و رسولہ قوموں نے ہماری مخالفت کی ملکوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ

یکم سے سات امان (مارچ) تک

ہفتہ وصولی منائیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کی سات اہم اغراض

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ پیشگوئی جو دنیا کے سامنے کی گئی ہے اس کی کئی اغراض ہیں۔

اوّل یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد پورا ہونا ہے تو اس کے معنے یہ بنیں گے کہ میں نے یہ پیشگوئی اس لئے کی ہے کہ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں وہ بے شک مرے رہیں چار سو سال بعد ان کو زندہ کر دیا جائے گا یہ فقرہ بالبداہت باطل اور غلط ہے آپ فرماتے ہیں یہ چلہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ وہ لوگ جو دین اسلام سے منکر ہیں ان کے سامنے خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ظاہر ہو اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرامت کا انکار کر رہے ہیں ان کو ایک تازہ اور زبردست ثبوت اس بات کا مل جائے کہ اب بھی خدا تعالیٰ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ وہ الہامی الفاظ جو اس پیشگوئی کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہیں یہ ہیں کہ

"خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی
کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے
نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں
دبے پڑے ہیں باہر آویں۔"

اب اگر ان لوگوں کے نظریہ کو صحیح سمجھ لیا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ مصلح موعود تین چار سو سال کے بعد آئے گا تو اس فقرہ کی تشریح یوں ہوتی ہے کہ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں مرے رہیں چار سو سال کے بعد ان کی نسلوں میں سے بعض کو زندہ کر دیا جائے۔ مگر کیا اس فقرہ کو کوئی شخص بھی تسلیم کر سکتا ہے۔

دوسرے یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی تھی تا دین اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔ اس فقرہ کے صاف طور پر یہ معنے ہیں کہ دین اسلام کا شرف اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ اسی طرح کلام اللہ کا مرتبہ اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں مگر کہا یہ جاتا ہے کہ خدا نے پیشگوئی اس لئے کی ہے تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ آج سے تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد جب یہ لوگ بھی مر جائیں گے ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی اور ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی لوگوں پر ظاہر کیا جائے جب نہ پنڈت لیکھرام ہوگا نہ منشی اندرمن مراد آبادی ہوگا نہ ان کی اولادیں ہوں گی اور نہ ان اولادوں کی اولادیں ہوں گی اس وقت دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ بتاؤ کہ کیا کوئی بھی شخص ان معنوں کو درست سمجھ سکتا ہے۔

تیسرے آپ نے فرمایا یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تاکہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

اس کے معنے بھی ظاہر ہیں کہ حق اس وقت کمزور ہے اور باطل غلبہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسا نشان ظاہر ہو کہ عقلی اور نقلی طور پر دشمنان اسلام پر حجت تمام ہو جائے۔ اور وہ لوگ اس بات کو ماننے پر مجبور ہو جائیں کہ اسلام حق ہے اور اس کے مقابل میں جس قدر مذاہب کھڑے ہیں وہ باطل ہیں۔

چوتھی غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اب یہ غور کرنے والی بات ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو اس صورت میں کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے اگر یہ کہہ جاتا کہ تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا۔ جس سے تم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ اسلام کا خدا قادر ہے۔ ایسی پیشگوئی کو لیکھرام کیا اہمیت دے سکتا تھا یا وہ لوگ جو اس وقت دین اسلام پر اعتراضات کر رہے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نشانات کو باطل قرار دے رہے تھے۔ اسلام کو ایک مردہ مذہب قرار دے رہے تھے۔ ان پر کیا حجت ہو سکتی تھی کہ تم چار سو سال بعد خدا تعالیٰ کو قادر سمجھنے لگ جاؤ گے چار سو سال کے بعد پوری ہونے والی پیشگوئی سے وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے وہ تو یہی کہتے کہ ہم ان زبانی دعووں کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ چار سو سال کے بعد ایسا ہو جائے گا۔ یہ تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے بات تب ہے کہ ہمارے سامنے نشان دکھایا جائے اور اسلام کے خدا کا قادر ہونا ثابت کیا جائے۔

پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اگر اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد ہی پورا ہونا تھا تو اس زمانہ کے لوگ یہ کس طرح یقین کر سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔

چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اس کے معنے بھی یہی بنتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے زمانہ میں اسلام کی تکذیب کر رہے ہیں۔ ان کے سامنے میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ انہیں اسلام کی صداقت کی ایک بڑی کھلی نشانی ملے گی مگر ملے گی چار سو سال کے بعد۔ جب موجودہ زمانہ کے لوگوں بلکہ ان کی اولادوں اور ان کی اولادوں میں سے بھی کوئی زندہ نہیں ہوگا۔

ساتویں آپ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تاکہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ چار سو سال کے بعد آنے والے وجود سے اس زمانہ کے لوگوں کو کیونکر پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے تھے

۹ سالہ میعاد

پھر اشتہارات میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ ایسا لڑکا بموجب الہام الٰہی ۹ سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ الہام الٰہی اس کی پیدائش کو ۹ سال میں ضروری قرار دیتا ہے۔ یہاں اجتہاد کا کوئی سوال نہیں۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ الہام ہے کہ وہ لڑکا ۹ سال کے اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔

پس تین یا چار سو سال کے بعد اگر کوئی شخص اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعوے کرے تو بہرحال ایسا شخص ہی اس کے مصداق ہونے کا اعلان کر سکتا ہے جو پیدا تو ۹ سال میں ہوا ہو لیکن ظاہر تین سو یا چار سو سال کے بعد ہوا ہو۔ کیونکہ الہام اس بات کی تعیین کرتا ہے کہ آنے والے موعود کو بہرحال ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جانا چاہیئے اس عرصہ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

صاحب نصاب احباب کی توجہ کے لئے

بعض صاحب نصاب احباب جو زکوٰۃ کی شرعی مصرف سے ناواقف ہوتے ہیں وہ کچھ رقم بعض اداروں مثلاً سکولوں یا کالجوں وغیرہ کو ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ گویا ان کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی ہے حالانکہ یہ درست امر نہیں ہے وہ ادائیگی زکوٰۃ کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہوتے بلکہ ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب ہوگی ان پر بدستور قائم رہے گی زکوٰۃ خالصۃً یتامیٰ۔ مساکین اور دوسرے حقیقی محتاجوں کا حق ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے توخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم (بخاری) یعنی زکوٰۃ امراء سے حاصل کر کے غرباء کو دی جائے۔

اسی طرح بعض دوست اپنے پر واجب زکوٰۃ مقامی طور پر از خود تقسیم کر دیتے ہیں حالانکہ یہ طریق بھی صحیح نہیں ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم امام وقت کی خدمت میں آنی چاہئیں ہاں اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ اپنے نادار رشتہ داروں یا مقامی مستحقین میں تقسیم کرنا چاہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے انہیں پیشگی منظوری حاصل کر لینی چاہیئے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا

میں عرصہ دو سال سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ بہت علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری احمد دین موضع کھجوروالہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ غیروں کی نظر میں

مرتبہ شیخ خورشید احمد

۱ "یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمیں آپ سے بعض عقائد میں اختلاف ہے۔ لیکن اس سے ہم اس مشہور و معروف ہستی کی ان خوبیوں سے جو قدرت نے انہیں فیاضی سے عطا کی تھیں آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ اپنے عقائد کے لئے آپ کا جوش اور سرگرمی بہ حیثیت لیڈر آپ کی پختہ کاری اور راہنمائی۔ ماہر تنظیم اور سب بڑھ کر آپ کی ذاتی مقناطیسی کشش جس کی وجہ سے آپ کے متبعین کو آپ سے حیرت انگیز عقیدت تھی ...... جنہیں وہ لوگ بھی جنہوں نے آپ کو دیکھا ہی نہیں تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ (انگریزی ہفت روزہ دی لائٹ لاہور یکم جون ۱۳۴۳ء)

۲ آپ علوم و فنون پر حاوی ایک نابغہ روزگار وجود اور بے پناہ قوت عمل سے مالا مال تھے گزشتہ نصف صدی کے دوران دینی علم و فضل سے لے کر تبلیغ و اشاعت اسلام کے نظام تک اور مزید برآں سیاسی قیادت تک فکر و عمل کا مشکل ہی کوئی شعبہ ہو گا جس پر مرحوم نے اپنے منفردانہ اثر کا گہرا نقش نہ چھوڑا ہو۔ دنیا بھر میں پھیلا ہوا اسلامی مشنوں کا ایک جال اطراف و جوانب میں تعمیر ہونے والی مساجد اور عرصہ دراز سے قائم شدہ عیسائی مشنوں کو جڑ سے اکھاڑ دینے والی تبلیغ اسلام کا افریقہ میں وسیع و عمیق نفوذ ....

یہ وہ کارہائے نمایاں ہیں جو مرحوم کی تحقیقی منصوبہ بندی۔ تنظیمی صلاحیت اور ان تھک جدوجہد کے حق میں ایک مستقل اور پائیدار یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حالیہ زمانہ میں مشکل ہی انسانوں کا کوئی اور ایسا لیڈر ہوا ہو گا۔ جو اپنے متبعین کی اتنی پرجوش محبت اور جانثاری کا مستحق ثابت ہوا ہو۔

"جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مرزا صاحب کا نام ایک ایسے عظیم معمار قوم کے طور پر زندہ رہے گا جس نے شدید مشکلات کے علی الرغم ایک متحد و مربوط جماعت قائم کر دکھائی، اسے ایک ایسی قوت بنا ڈالا کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"

(روزنامہ دی لائٹ لاہور ۱۶ر نومبر ۱۹۶۵ء)

۳ ہر موقعہ پر ان کو نور اعلیٰ نور پایا، گوناں گوں خوبیوں میں رنگا ہوا دیکھا۔ کیا بلحاظ عالم۔ فاضل۔ لیکچرار امام اور کیا بلحاظ سیاست داں یکتا ہی دیکھا ...... میں حیران تھا کہ ایک انسانی ہستی کس طرح ان سب امور کو انجام دے رہی ہے اور ہر ایک معاملہ کو نہایت خوش اسلوبی سے پورا کر رہی ہے"

(مسٹر اختر اریشٹہ منقول از تاثرات قادیان صفحہ ۲۱۴)

۴ "دیکھا کہ اس دربار خلافت میں امیر اور غریب کا درجہ برابر ہے بلکہ امیر تو پھر تعلیم و علم سے مزین ہوتا ہے۔ حفظ مراتب کا خیال رکھتا ہوا ادب و احترام سے گفتگو کا لہجہ برتتا تھا مگر ایک دیہاتی آتا وہ آپ کا ہاتھ پکڑ کر منٹوں آپ سے عجیب عجیب باتیں کرتا۔ آپ ہیں کہ اسے اس امیر سے بھی زیادہ شفقت سے اس کی ہر بات کا خندہ پیشانی سے جواب دیتے ایک بات جو مجھے عجیب نظر آئی وہ جناب والا کی چشم ہائے مبارک کی پر کیف مخموری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نیم باز آنکھوں سے اپنے مخاطب پر مسمریزم کا اثر ڈال رہے ہیں۔ اس مسمریزم سے کہیں ناظرین وہ مسمریزم نہ تصور کریں جو ایک دنیاوی عمل ہے۔ بلکہ یہ وہ مسمریزم کا اثر ہے کہ جس سے انوار الٰہی مترشح تھے۔ آنکھوں میں سرخ اور سپید ہلکی رنگت کے ڈورے کچھ عجیب لطف دے رہے تھے ان باتوں پر کم سخنی گویا سونے پر سہاگہ تھی"

(ایک غیر احمدی الفیروز پور منقول از تاثرات قادیان صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

۵ "جس وقت میں نے تقریر کرتے سنا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحر ذخار ہے کہ جس میں سے موتی اور گوہر ابل ابل کر نکل رہے تھے۔ جناب کی تقریر دلپذیر ایسی مربوط اور جامع تھی کہ اس کا ہر پہلو ایک بڑے سے بڑے پر مغز لیکچرار کو بھی حصہ کا ادا تھا صاف اور سادی اتنی کہ ہر جاہل اور پر مغز اسی سے مستفید ہو رہا تھا...... جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک آتا وہ مجسمہ رقت بن جاتے اور جہاں حضرت مرزا صاحب کا نام لینا ہوتا تو وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام سے موسوم کیا جاتا۔ تقریر میں قصہ کہانیاں نہیں بلکہ وہ مفید عام باتیں تھیں جو واقعی آج اسلام کی زندگی و موت سوال ہے یعنی معارف قرآن وہ کہ جس سے روح زندہ ہو...... یہ کیفیت روحانی تھی۔ جو میں نے آنجناب کی تقریریں دیکھیں۔ نہ صرف ایک دن، بلکہ دونوں دن اور میں تعجب کرتا تھا کہ یہ کیا زبردست انسان ہے جو باوجود نہایت کمزور جسم ہونے کے وہ طاقت اپنے اندر رکھتا ہے جو بڑے سے بڑے جسیم مقرر اس کے مقابلہ میں شمہ برابر بھی نہیں رکھتے"

(چوہدری محمد ابراہیم صاحب فیروز پوری منقول از تاثرات قادیان)

جماعتی ترقی کے لئے چار ضروری باتیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ سورہ الفجر کی آیت۔ كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝

(ترجمہ: (یوں) ہرگز نہیں بلکہ تم (قصور وار ہو کہ) یتیم کی عزت نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔ اور ورثہ کا مال سب کا سب (عیش میں) اڑا جاتے ہو۔ اور تم مال سے بے انتہا محبت کرتے ہو۔)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہی چیز ہے جو ہماری جماعت کے افراد کو اپنے مدنظر رکھنی چاہیئے۔ اگر ہماری جماعت ترقی کرنا چاہتی ہے تو ضروری ہے کہ وہ یہ چار باتیں اپنے اندر پیدا کرے اور پوری مضبوطی کے ساتھ ان پر قائم رہے۔ اگر ہمارے مبلغ اور ہمارے معلم اور ہمارے صدر اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کہ ہم نے یتامیٰ کی خبر گیری کرنی ہے۔ ہم نے ان کو صرف کھانا ہی نہیں کھلانا۔ بلکہ ان کا اکرام کرنا ہے۔ اگر وہ سمجھیں کہ ہم نے مساکین کو کھانے پینے کے لحاظ سے ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھنا ہے اگر وہ خیال رکھیں۔ کہ ہم نے لوگوں میں کام کرنے کی عادت پیدا کرنی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے باپ دادا کی جائیداد لے کر بیٹھ جائے۔ اور خود کوئی کام نہ کرے۔ اگر ایک شخص کروڑپتی بھی ہے۔ مگر وہ صرف اپنے باپ دادا کی جائیداد پر بیٹھا ہوا ہے خود کوئی کام نہیں کرتا تو قوم کو اس کی ذرا بھی عزت نہیں کرنی چاہیئے اس کے متعلق یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ وہ بڑا رئیس ہے بلکہ اسے چوہڑوں اور چماروں سے بھی زیادہ ذلیل اور بدتر سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر قوم میں کوئی شخص ایسا ہو جو مال سے محبت رکھتا ہو تو جماعت کو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ وہ شخص ہے جو کسی وقت ہمارے لئے غدار ثابت ہو گا اور جب بھی اسے موقعہ ملے گا روپیہ کے ڈر کے مارے دشمن سے مل جائے گا۔ اگر یہ چار باتیں تم اپنے اندر پیدا کر لو۔ تو چاہے تمہارے دشمن لاکھ ہوں۔ کروڑ ہوں۔ دس کروڑ ہوں۔ وہ کروڑ یا دس کروڑ چڑیاں ہوں گی۔ اور تم ان کے مقابلے میں باز ہو گے

(تفسیر کبیر سورۃ الفجر صفحہ ۳۰۷، ۳۰۸ جلد ششم جزو چہارم)

(مرسلہ محمد شریف صاحب پنشنر گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار عبدالغفار صاحب ہوتہ [illegible] نے ۱۳ بروز ہفتہ ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نہایت خلیق ملنسار خوش خلق اور نیکیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرنے والی خاتون تھیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو بھی اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمود احمد مجید متعلم فرسٹ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۳ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم جماعت کا ہر بہتہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر پانچ سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۱/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم **دوم** اہل حرفہ کا **سوم** ملازمین کا **چہارم** مستورات کا اور **پنجم** مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم اور سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات پر بھی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

وقف جدید کا انسپکٹر کب بھجوایا جائے؟

بعض جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ وقف جدید کے چندے کی فراہمی کے لئے وقف جدید کے انسپکٹر کا موجود ہونا ورنہ ان کا بعض احباب سے ملنا ضروری ہے مگر ان کی طرف سے یہ وضاحت نہیں کہ اس کیلئے کونسا وقت موزوں ہے۔؟

یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ وقف جدید کے پاس انسپکٹر صاحبان نہایت قلیل تعداد میں ہیں اور سوائے ایسی جماعتوں کے جہاں انسپکٹر کے بغیر کام نہ چل سکتا ہو مرکزی ادارہ یہ امید رکھتا ہے کہ سیکرٹریان وقف جدید اس کام کو خوش اسلوبی سے نبھائیں گے۔

تاہم جہاں انسپکٹر کی موجودگی ضروری ہو اور پریذیڈنٹ صاحب اور دیگر عہدیدار یہ سمجھیں کہ انسپکٹر کا آنا نہایت ضروری ہے سو براہ کرم ہمیں اطلاع فرما دیں کہ انسپکٹر وقف جدید کو کب بھجوایا جائے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایک دردناک حادثہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری بیٹی بشیرہ زاہدہ اہلیہ چوہدری مظفر احمد طاہر صاحب آف لودھراں ضلع ملتان ۱۸ فروری کو جلیبی میں پٹرول ڈال کر اپنے بچوں کے گرم سوٹ صحن میں بیٹھ کر ڈرائی کلین کر رہی تھی کہ باہر سے خاکروب نے برائے صفائی دستک دی۔ عزیزہ پٹرول کی بھری ہوئی جلیبی جس میں بچوں کے کپڑے بھگوئے ہوئے تھے اٹھا کر باورچی خانہ میں لے گئی اور خاکروب کو اندر آنے کے لئے بلایا۔ باورچی خانہ میں آگ جل رہی تھی جس سے پٹرول کو آگ لگ گئی اور عزیزہ کے بدن کے کپڑوں کو بھی آگ لگ گئی جس سے عزیزہ بری طرح جل گئی۔ اور بتاریخ ۲۲ بوقت دس بجے بروز عید الاضحی اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولا کریم سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے اس المناک واقعہ کی عزیز مظفر احمد طاہر نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی۔ میں اسی وقت لودھراں روانہ ہوگیا۔ رات کے دس بجے وہاں پہنچا۔ لیکن عزیزہ کو میرے پہنچنے سے پہلے ہی سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔ میں عزیزہ کے نماز جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے نو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں ان میں سے ایک بچہ چند ماہ کا شیر خوار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کریں تا مولا کریم اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور بچوں کی خود ہی کفالت فرمائے۔ اور مجھے اور عزیز چوہدری مظفر احمد طاہر کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار چوہدری عطاء اللہ خان کھیم کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرم خلیل احمد صاحب عابد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عتیق بخش صاحب مرحوم نے قطعہ ۱/۲ ۴ رقبہ ایک کنال تین مرلے (۹۰ مربع فٹ) علیٰ ہذا الکٹ شیخ عبدالسلام صاحب آف رحیم یار خاں خرید کیا تھا۔ والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ میرے علاوہ میرا بھائی لطیف احمد آف بشیر آباد اسٹیٹ والد صاحب مرحوم کا وارث ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا کا نصف حصہ ہم دونوں بھائیوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ یعنی والد صاحب کی جگہ ہمارے ناموں کا اندراج کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

۲۔ محترمہ رشیم بی بی صاحبہ معرفت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کھڑیانوالہ ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم بابو مولا بخش صاحب منگل کا انتقال ہو چکا ہے مرحوم کے نام قطعہ ۲۲/۱۱ (رقبہ ۱۰ مرلے) واقعہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ ریزرو ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔

(۱) ڈاکٹر عبدالمنان ۲ ڈاکٹر عبدالسلام ۳ مبارک احمد ۴ مشتاق احمد ۵ فضل الٰہی ۶ فضل کریم ۷ بشارت احمد پسران ۸ امۃ القیوم ۹ امۃ الکلثوم دختران ۱۰ نظام بی بی بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا مرحوم کے مذکورہ بالا ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ یعنی مرحوم کی جگہ ان ورثا کے ناموں کا اندراج کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا نواسہ عزیز سلطان احمد ناصر بعمر قریباً ساڑھے تین ماہ چند دن سے بعارضہ پیچش بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے احباب جماعت عزیز موصوف کی کامل و عاجل شفاء اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد دین دفتر وصیت ربوہ)

۲ میرے والد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بھیکی ضلع شیخوپورہ عرق النساء کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ بستر سے اٹھتے بیٹھتے وقت محسوس ہوتی ہے

ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفایاب کرے

(طاہر احمد محمود بھیکی ضلع شیخوپورہ)

۳۔ میری اہلیہ کو دانتوں میں تکلیف ہے عام صحت بھی ٹھیک نہیں جس کی وجہ سے دودھ پینے والی بچی کی صحت پر بھی برا اثر پڑا ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرشید نعیم سرشمیری)

تبخیر معدہ، پریشانی، خوف و ہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۴
گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ دارالقضاء کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ ہر مقامی جماعت جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہیئے۔
قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں دوست کا نام قاضی کے ..... عہدہ کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے اگر عہدہ قضاء کے لئے دوسرے موزوں دوست نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا اُن میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء ربوہ کے نام بھجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہیئے ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عرض کی جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا ہر سہ معیار کا امتحان ۲۸ فروری بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو امتحان کے لئے تیار کریں نیز مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں۔ نصاب ناصرات الاحمدیہ سالانہ رپورٹ میں شائع ہو چکا ہے۔ یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔

معیار سوم: ۸۔۹۔۱۰ سال قرآن مجید ناظرہ۔ نماز سادہ۔ ارکان اسلام نمازوں کے اوقات اور تعداد۔ سورۃ اخلاص۔ سورۃ کوثر۔ سورۃ الناس۔ ربنا آتنا والی دعا۔ تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ حفظ کرنا۔ نماز جمعہ کے آداب نماز عید کی تکبیروں کی گنتی۔ کلمہ طیبہ آنحضور صلعم کا نام۔ خلفائے راشدین کے نام حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے نام قادیان کے مقام۔ منارۃ المسیح۔ دارالمسیح کسے کہتے ہیں نظم قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا۔ کتاب یاد رکھنے کی باتیں کے ابتدائی ۱۰ صفحات

معیار دوم: عمر ۱۱۔۱۲۔۱۳ سال۔ راہ ایمان کا پہلا حصہ مکمل مختصر تاریخ احمدیت کا پہلا باب عہد حضرت مسیح موعودؑ کتاب یاد رکھنے کی باتیں۔ ۱۹ صفحات۔

معیار اول: عمر ۱۴۔۱۵ سال۔ راہ ایمان کا دوسرا حصہ مکمل تاریخ احمدیت قرآن کریم کے پہلے پارے کا ترجمہ عام دینی معلومات کتاب 'یاد رکھنے کی باتیں' معیار اول کے نصاب میں ابتدائی طبی امداد بھی*

* شامل ہے اس سے متعلق سوال بھی پرچے میں آ سکتا ہے دستکاری اور خانہ داری بھی ناصرات کے نصاب میں شامل ہے کوئی چھوٹا سا سوال ہی پوچھا جائے گا۔ یہ بات ذہن نشین کریں کہ جس لڑکی نے معیار سوم کا امتحان پاس نہ کیا ہو وہ معیار دوم کا امتحان پاس نہیں کر سکتی اور یہ دونوں امتحانات پاس کر لینے کے بعد معیار اول کے امتحان میں شریک ہو سکتی ہے تینوں درجوں کو اپنا عہد نامہ بھی یاد ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ
الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔
غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف سات روپے (مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجر)

لیکوریا اور دمہ کا شرطیہ علاج
دمہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ سیالکوٹ
لیکوریا مکمل کورس مع محصول ڈاک /۳۱ روپے

ہمارے
شعبہ حیوانات کی تیار کردہ ادویات بھی اپنی افادیت اور تاثیر کے لحاظ سے
منفرد حیثیت
رکھتی ہیں چنانچہ ہماری تیار کردہ اکسیر اپھارہ کے متعلق مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ورائچ چک ۷۸ شمالی ضلع سرگودھا سے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کافی عرصہ سے آپ کی تیار کردہ ایک دوا جو جانوروں کی خطرناک مرض "اپھارہ" کے لئے سن رہا تھا کہ نہایت کامیاب ہے پچھلے چند ہفتوں میں اسے آزمانے کا موقع ملا۔ واقعی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی کامیاب ایجاد ہے جن پالتو جانوروں پر اسے آزمایا گیا ان کی جان معجزانہ طور پر بچ گئی۔ جانوروں کے تمام امراض میں مفید اور مجرب ادویات کے لئے ہمیں لکھئے۔ مفصل رسالہ مفت
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	۲-۳۰ صبح	۵-۰۰	۶	۸-۱۵	۹-۱۵	۱۰-۰۰	۱۱-۰۰	۱۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۱۵	۴-۴۵
لاہور سے سرگودھا	۳ صبح	۵-۲۰	۷-۴۰	۸-۳۰	۱۱-۲۰	۱۱-۴۰	۲-۳۰	۳-۳۰	۳-۴۰	۶-۰۰	۸-۳۰ شام

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ بجے چلایا گیا ہے نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ (مینیجر ایم اے ظفر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

ہمدرد نسواں (حبوب) مرض اٹھرا (اٹھرا) کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس (چھ صد گولی) ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلبا رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ ماہ صلح میں جن دوستوں نے عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جاتے ہیں۔

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ۔ ربوہ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب	" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ	" مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ
" چوہدری عبدالواحد صاحب	" مرزا غلام احمد صاحب
" میاں غلام محمد صاحب اختر	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
" گیانی عباد اللہ صاحب	" بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی	" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" حمید احمد خالد صاحب	" نور احمد مرتضےٰ صاحب
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا	بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا

" رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم لندن۔

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل دوستوں نے ماہ صلح/جنوری ۱۳۵۰ہش میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔

مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد اسحٰق صاحب خلیل	۱۰۰	روپے
" " صوفی محمد ابراہیم صاحب بعہ از طرف نادرہ محمودہ مرحومہ	۱۰	"
مکرم عبید اللہ صاحب آف بریڈ فورڈ بذریعہ مکرمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت	۳۵	"
" مولوی صالح محمد صاحب ربوہ	۱۰	"
" منیر احمد صاحب ابن شیخ بشیر احمد صاحب آف کوئٹہ	۷	"
" سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب کماس ضلع لاہور	۵۰	"
" کریم اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کراچی	۱۰	"
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب انجم بذریعہ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب	۵۰	"
مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب شاہد مربی سلسلہ	۵	"
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر بہاولنگر	۲۰	"
مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب دلسیٹ وہارف کراچی ۲	۱۰	"
مکرمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم خان صاحب کراچی ۲۹	۷۵	"
مکرم مرزا عبداللہ جان صاحب سیشن جج ایبٹ آباد	۱۰۰	"
" نسیم حسین صاحب ایاز	۵	"
" ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب ڈیرہ اسماعیل خان	۴	"
" محمد نعیم صاحب شاہ نواز لمیٹڈ کراچی	۱۰۰	"
مکرمہ قدسیہ افضل صاحبہ ربوہ	۱	"
مکرم منیر احمد صاحب مبشر ربوہ	۲	"
" سید رفیع ارتضےٰ علی صاحب آف یو کے	۱۵	"
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی	۱۰۰	"
" " محمد نعیم صاحبہ کراچی	۵۰	"

(باقی)

زرعی زمین برائے فروخت

۵۰۰ ایکڑ نہری زیر کاشت زمین واقع غلام محمد بیراج نزد گلارچی قابل فروخت ہے۔

بشیر احمد
ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی کارپوریشن ۱۲ ڈیوس روڈ لاہور

پندرہ (۱۵) منٹ میں اثر کرنے والی دوا

تشفق اور برسیم سے ہونے والے جانوروں کے خطرناک اپھارہ کو شفائے اپھارہ کا ایک پیکٹ پندرہ بیس منٹ میں دور کر دیتا ہے۔ فائدہ نہ ہو تو پوری قیمت واپس کر دینے کی گارنٹی ۵/۷ درجن ۶/۶ گرس ۶۰/-

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

بہترین سرمہ

جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کیلئے مفید ہے
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی سینکڑوں امراض خارش پانی بہنا۔ موتیا بند ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

آفتابی سلاجیت

۵۰ فی صدی خون پیدا کرنے اور ہر قسم کے دردوں کیلئے بے نظیر اکسیر ہے۔
قیمت ۲۰ تولہ ۱۰ روپے ۸۰ تولہ چالیس روپے
ایک سیر کے آرڈر پر محصولڈاک معاف ہوگا۔
پتہ: جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مرغی خانہ

چوزے اور چوزے گر مشینیں

۲۰۰ انڈے سے ۲۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں
رہوڈ آئی لینڈ ریڈ یک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ
یک روزہ چوزیاں ۹۰٪ ۳۰۰ روپے سینکڑہ
دوصد انڈے والی مشینیں تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۳۰۰/-
بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۹۰۰/-

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں چائنہ ڈینٹل سروس بالائی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۱ر تبلیغ تا ۱۷ر تبلیغ ہش ۱۳۵۰

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر چل رہی تھی لیکن ۱۲ر تبلیغ کی رات کو حضور جب غسل خانہ سے واپس کمرے میں تشریف لا رہے تھے تو یکدم شدید چکر آنے شروع ہوئے اور قریب تھا کہ حضور گر پڑتے مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضور کا ہاتھ دروازے کی دستی پر پڑ گیا اس کے بعد سے چکروں (دوران سر) کی تکلیف کافی شدت سے جاری رہی مگر ۱۴ر تبلیغ کو بعد دوپہر سے بفضلہ تعالیٰ اس میں کمی آ گئی۔ رات کو پھر دوران سر کی تکلیف شروع ہو گئی جو ۱۵ تبلیغ کو بھی دن بھر جاری رہی لیکن یہ تکلیف پہلے کی طرح شدید نہیں تھی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح اور گریہ و زاری کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ۱۵ ماہ تبلیغ کو اپنی صحت کے متعلق اطلاع ارسال فرماتے ہوئے رقم فرمایا:-

"بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ مگر حسب تقاضا عمر ہے۔ اتنا ضعف یکدم ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات بولنا محال ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں، دل میں دھڑکن کمزوری شدید محسوس ہونے لگتی ہے۔ سر چکراتا ہے مہربانی سے دعا بہن بھائی کرتے رہیں کہ ذرا طاقت ہمت باقی رہے تاحیات کسی امر کی محتاجی نہ ہو۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

سب سے بڑھکر آج کل عزیزی سیدی خلیفۃ المسیح ثالث کی صحت کی طرف سے مجھے بہت زیادہ فکر رہتا ہے بہت بہت دعاؤں کی اس خاص وجود کے لئے ضرورت ہے خدا تعالیٰ خارق عادت معجزانہ زندگی۔ صحت۔ تندرستی، اعضاء کی سلامتی کے ساتھ خدمات دین کی روز افزوں زیادہ توفیق کے ساتھ آپ کو بخشے۔ والسلام مبارکہ۔"

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۲ر تبلیغ کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے آپ نے سورہ اعراف کی آیت وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ کی تفسیر بیان کی۔

آپ نے قرآن مجید کی اس آیت اور متعدد دوسری آیات کی روشنی میں باہمی لین دین، تجارت اور ناپ تول وغیرہ سے متعلق قرآنی احکام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں جو پاک معاشرہ قائم کیا جاتا ہے اس کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ ان کی تجارت کی بنیاد بھی دیگر معاملات کی طرح تقویٰ پر ہونی چاہئیے خریداروں کو ناقص مال دینا ان سے زیادہ قیمت وصول کرنا یا ماپ تول میں کمی کرکے انہیں نقصان پہنچانا۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے خلاف ہیں اور ان سے معاشرہ میں فساد کی طرح پڑتی ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بد دیانت تاجروں کا شمار فجار میں ہوگا اور دیانتدار اور ہمیشہ سچ بولنے والے تاجروں کو شہیدوں۔ صدیقوں اور نبیوں کی معیت نصیب ہوگی۔ آپ نے احمدی تاجروں کو تجارت کے قرآنی احکام پر سختی کے عمل پیرا ہونے اور اس میدان میں بھی تقویٰ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

۴۔ مکرم امام صاحب لنڈن مشن نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کی جماعت کی طرف سے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ۲۵۰ پونڈ کی ریلیف فنڈ میں جمع کروائی گئی ہے اس کے علاوہ پارچات کے ۲۰ بیگ بھی مشرقی پاکستان بھجوائے جا چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انگلستان کے احمدی احباب کے اس ایثار کو قبول فرمائے اور مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ بھائیوں کی تکلیف کا ازالہ فرما کر انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

۵۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے امریکہ جانے کے لئے ۳ر تبلیغ کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے ان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ر امان ہش ۱۳۵۰ (۲۶، ۲۷، ۲۸ر مارچ ۱۹۷۱ء) بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی

۱۔ احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

۲۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

۲۱ر فروری بروز اتوار منعقد کئے جاویں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی درباره حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہے امسال ۲۰ر فروری ہفتہ کا دن ہے اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی۔ اندریں صورت نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۱ر فروری بروز اتوار پیشگوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی یاد میں جلسے منعقد کئے جاویں۔ امراء و صدر صاحبان نوٹ فرمالیں۔ اس اہم پیشگوئی کے شایان شان جلسے کئے جاویں اور نظارت ھذا کو رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۶-۲-۷۱ یوم جمعہ بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:-

قد	۵ فٹ ۶ انچ
وزن	۱۱۳ پونڈ
چھاتی	۳۰-۳۲"
تعلیم	پانچ جماعت
عمر	۱۷ سال سے ۲۰ سال
میٹرک پاس کی عمر	۱۷ سال سے ۲۱ سال

(نظارت امور عامہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴